ابو جہاد کا قتل
صیہونی دہشت گردی کا ایک اور شرمناک مظاہرہ

جناب محمد اظہر صدیقی اِنڈو عرب پریس فیچرس انٹرنیشنل

یہ حقیقت اب کھل کر دنیا کے سامنے آگئی ہے کہ تیونس میں فلسطینی لیڈر خلیل الوزیر ابو جہاد کا سفاکانہ قتل اسرائیلی حکومت کی معروف دہشت گردی، درندگی اور قانون و انصاف کے تقاضوں کو مسلسل پامال کرتے رہنے کی اس کی بے شرم اور ننگی جارحانہ ذہنیت کی بدولت ہوا ہے اور تل ابیب میں اسرائیلی کابینہ کے اہم وزیروں، فوجی کمانڈروں اور اہم شاطر یہودی دہشت گردوں کی ملی بھگت اور منصوبہ بند طریقہ سے تیار کی ہوئی سازش کے بعد ہی یہ جرم عظیم کیا گیا ہے جس نے ہر قلب و ذہن میں یہ سوال پیدا کر دیا ہے کہ آج کی نام نہاد ترقی یافتہ دنیا میں کسی بین الاقوامی ضابطہ، کسی آئین، کسی تمدن اور قانون کا وجود ہے یا نہیں؟

ساری دنیا چیخ اٹھی، بین الاقوامی ادارے دم بخود اور مختلف تنظیمیں ہکا بکا رہ گئیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے کہ دہشت گردی، قانون شکنی، جارحانہ توسیع پسندی کی گھناؤنی ذہنیت کی کوکھ سے جنم لینے والی بدنام زمانہ اسرائیلی حکومت ساری دنیا کے ضابطوں، اصولوں اور روایات کو مسلسل پامال کرتی چلی جارہی ہے لیکن وہ امریکہ ـــــ جو بڑے فخر سے اپنے آپ کو جمہوریت کا جنم داتا، تہذیب و تمدن

کا امام اور دہشت گردی کا سب سے بڑا مخالف ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اسرائیل کے ہر قہر وستم، ہر جابرانہ حرکت اور ہر اس عمل کی پشت پناہی کرتا ہے جس کی بدولت بین الاقوامی قوانین، اقوام متحدہ کے حقوق انسانی کے چارٹر اور دنیا میں امن وامان قائم کرنے کی غرض سے بنائے جانے والے ضابطے ایک بھونڈا مذاق بن کر رہ گئے ہیں۔

بین الاقوامی حالات پر گہری نظر رکھنے والا، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور سکیورٹی کونسل کی کارروائیوں کی تفصیلات اخبارات میں غور سے مطالعہ کرنے والا ہر باشعور اور ذی ہوش انسان جانتا ہے کہ یہ امریکہ اور صرف امریکہ ہی ہے جس کی بے جا حمایت، ناجائز تائید اور غیر منصفانہ بلکہ بے شرمانہ سرپرستی و پشت پناہی کی بدولت اسرائیلی حکومت کی ڈھٹائی، فرعونیت، سفاکی اور بربریت اپنی حدود سے بہت آگے نکل آئی ہے۔ سچائی یہ ہے کہ اسرائیل کے ہر جابرانہ عمل کے پیچھے بلکہ برابر میں امریکہ کھڑا نظر آتا ہے۔ اور صاف محسوس ہوتا ہے کہ بین الاقوامی دہشت گردی، معصوم بچوں کے قتل عام، عورتوں اور ضعیفوں کی ہلاکت، عمارتوں کی تباہی وتاراجی کوئی جرم ایسا نہیں ہے جس کی ذمہ داری سے دنیا کی یہ بڑی طاقت اپنے آپ کو بری الذمہ ثابت کر سکے ـــــ؟

سب سے بڑا دکھ اور افسوس تو خود اپنوں پر، اپنے حالات، اپنی صفوں میں پھیلے ہوئے انتشار پر ہوتا ہے، ساری دنیا کے عرب اور مسلمان ان ظالم وجابر درندوں کو سبق نہیں دے سکتے ان کا ہاتھ نہیں پکڑ سکتے کیونکہ ان کی صلاحیتیں ان کی توانائیاں سب کی سب آپس کی جنگ اور باہمی اختلافات کی نذر ہو کے رہ گئی ہیں۔

ہم اس کا یقین رکھتے ہیں کہ وحشت وبربریت و دہشت گردی اور قتل؛

غارت گری کا یہ طوفان بلاخیز آگ اور خون کا یہ سمندر، یہ آتش و آہن کی بجلیاں اور آندھیاں آزادی، حریت اور انقلاب کی اس روشنی کو ختم نہیں کر سکتیں جو اس وقت فلسطین کی آزادی کے لئے جد و جہد کرنے والے جیالے اور بہادر انسانوں کے دلوں میں پیدا ہو چکی ہے اور نہ جذبات کا وہ طوفان اب کسی طرح رُک سکتا ہے جو آزادی کے حسین خواب دیکھنے والوں کے قلب و روح میں جگہ بنا چکا ہے۔ تاریخ کے اس اٹل فیصلے اور قدرت کے اس قانون کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ظلم و جبر اور قہر و ستم کی جو راہ اسرائیلی حکمرانوں نے اپنا رکھی ہے اس کا نتیجہ خود ان کی تباہی و بربادی کے سوا دوسرا نہیں نکل سکتا۔ یہ ظلمتیں، یہ اندھیرے یہ تاریکیاں ہی ایک دن ایک نئے سویرے اجالوں کے جنم دینے کا ذریعہ بنیں گی۔

رات کے ماتھے پہ "موہوم ستاروں" کا ہجوم
صرف "خورشید درخشاں" کے نکلنے تک ہے